106671 - بیوی دخول سے قبل طلاق لینا چاہتی ہے اور خاوند کے لیے نصف مہر دینا مشکل ہے

سوال

کیا غیر مدخولہ بیوی کا خاوند کی نافرمانی کرنا اس کی طلاق کے لیے کافی سبب ہے؛ میں نے ایک لڑکی سے عقد نکاح کیا ہے لیکن ابھی تک دخول نہیں ہوا میں نو ماہ سے مسافر ہوں ہمارے مابین کچھ مشکلات پیدا ہوگئیں جس کی بنا پر لڑکی نے اپنے گھر والوں کے علم کے بغیر کئی بار طلاق کا مطالبہ کر دیا اس کا سبب مالی اور کچھ دوسری مشکلات کی بنا پر شادی میں تاخیر اور کچھ دوسرے اسباب ہیں.

وہ میری بات نہیں مانتی حتی کہ ٹیلی فون بھی نہیں سنتی وہ میری بات نہیں مانتی حتی کہ ٹیلی فون بھی نہیں سنتی میں نے اسے نصیحت کرنے کی بہت کوشش کی اور اسے مطمئن کرنے کرنے کے لیے اپنے گھر والوں کو بھی بھیجا، لیکن وہ اب تک طلاق لینے پر ہی مصر ہے، نہ تو وہ میرے گھر والوں کا احترام کرتی ہے، اور نہ ہی چاہتی ہے کہ نہ تو میرے گھر والے اسے ٹیلی فون کریں اور نہ ہی اسے ملنے آئیں.

اور اسی طرح وہ خاص کر میرا بھی احترام نہیں کرتی حالانکہ میں نے اس کی سب غلطیوں اور کوتاہیوں پر صبر بھی کیا ہے، یہ سب کچھ وہ اپنے گھر والوں سے چھپا کر کر رہی ہے کیونکہ اس کے گھر والے طلاق نہیں چاہتے، بلکہ اسے میرے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کرتے ہیں!!

برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں میں بہت زیادہ پریشان ہوں، اور مجھے خدشہ ہے کہ یہ بیوی کہیں غیر صالح ثابت نہ ہو، میں ہمیشہ اللہ سے دعا کرتا ہوں وہ مجھے نیک و صالح بیوی عطا فرمائے، میں جب بھی اللہ سے دعا کرتا ہوں میں اس سے اور دور ہوجاتا ہوں اور میرے اندر اور نفرت اور مشکلات زیادہ ہوجاتی ہیں.

میں مہر کے بارہ میں بہت غمزدہ اور پریشان ہوں، کیونکہ شریعت اسلامیہ کے مطابق غیر مدخولہ عورت کو طلاق کی صورت میں نصف مہر دیا جاتا ہے، لیکن جب میں اسے نصف مہر ادا کروں تو میرے پاس دوسری عورت سے نکاح کرنے کے لیے مال نہیں رہتا.

میں تو شادی کرنا چاہتا ہوں طلاق نہیں دینا چاہتا، میرے مجھے یہ حق ہے کہ میری بیوی نیک و صالح اور اللہ کا خوف رکھنے والی ہو، لیکن اس میں میرا گناہ کیا ہے وہ ایسی نہیں ہے وہ میرا سارا مال واپس کرنا چاہتی ہے لیکن اس کے گھر والے مال حاصل کرنے کے لیے عدالت میں جانا چاہتے ہیں.

وہ کہتی ہے کہ اگر معاملہ عدالت میں گیا تو میں طلاق نہیں لونگی بلکہ شادی پر راضی ہوجاؤنگی، لیکن وہ دھمکی دیتی ہے کہ وہ ایک اچھی بیوی ثابت نہیں ہوگی بلکہ رخصتی اور دخول کے بعد پھر نئے سرے سے طلاق کا مطالبہ کرنے لگے گی.

اور وہ نرس کی ملازمت بھی کرنا چاہتی ہے، اور اسے مرد و عورت کے ممنوعہ اختلاط کی بھی کوئی پرواہ نہیں، اور وہ کہتی ہے کہ وہ نماز بھی ادا نہیں کرتی، جب میں اسے نماز ادا کرنے کا کہتا ہوں تو جواب دیتی ہے: میرا رب سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ میرا محاسبہ کرے؟

برائے مہربانی اس کے متعلق معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

اول :

جب بیوی ان صفات اور اخلاق کی مالک ہے جو آپ نے بیان کی ہیں کہ وہ نفرت کرتی اور طلاق لینے کی رغبت رکھتی ہے، اور اختلاف کی بھی پرواہ نہیں کرتی، تو پھر آپ کے لیے اس کے ساتھ رہنے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، بلکہ ہر عقل و دانش رکھنے والا، اور جو شخص نکاح کے مقاصد کی پہچان رکھتا ہے اور لوگوں کی عادات سے واقف ہے وہ آپ کو یہی کہے گا :

یہ شادی کرنا بالکل صحیح نہیں؛ چاہے اس کے لیے کتنا بھی نقصان اٹھانا پڑے جس کا آپ کو اب خدشہ ہے، کیونکہ یہ نقصان تو اس نقصان سے ہزار درجہ کم ہے جو مشکلات اور نقصان میں متوقع ہے.

اور اگر وہ عورت نماز ہی ادا نہیں کرتی اور ترک نماز پر اصرار کرتی ہے تو اس سے علیحدگی واجب ہو جاتی ہے، اور اس کے ساتھ رہنا حرام قرار پاتا ہے، کیونکہ علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق تارک نماز کافر ہے، اور کافرہ عورت کا کسی مسلمان شخص کی زوجیت میں باقی رہنا حلال نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم کافر عورتوں کی ناموس اپنے قبضہ میں نہ رکھو}.الممتحنۃ(10).

مزید آپ سوال نمبر (5208) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اگر عقد نکاح کے وقت وہ تارک نماز تھی تو عقد نکاح ہی صحیح نہیں، اور فسخ نکاح لازم ہو گا، اور جو مہر آپ نے ادا کیا ہے وہ آپ کو واپس لینے کا حق ہے.

دوم :

اس طرح کی حالت میں جس میں خاوند اپنی
بیوی کو طلاق نہ دینا چاہتا ہو، اور بیوی طلاق چاہتی ہو تو وہ خلع لے سکتی ہے، اس
لیے وہ خلع کے عوض خاوند کو پورا مہر یا پھر اس سے بھی زیادہ واپس کریگی؛ کیونکہ
صحیح بخاری حدیث مروی ہے :

ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کی
بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کرنے لگی :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم نہ تو میں ثابت بن قیس کے دین میں عیب لگاتی ہوں اور نہ ہی اخلاق میں لیکن میں
اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا تم اس کا باغ واپس کرتی ہو؟

وہ کہنے لگی : جی ہاں اے اللہ تعالی
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا :

اے ثابت تم باغ قبول کرکے اسے ایک
طلاق دے دو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4868)

اور ایک روایت میں ہے :

"میں ثابت کے دین اور اخلاق میں عیب
نہیں لگاتی، لیکن اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4971).

یعنی وہ اعمال ناپسند کرتی ہوں جو
اسلامی احکام کے منافی ہیں یعنی خاوند سے بغض اور اس کی نافرمانی اور اس کے حقوق کی
ادائیگی نہ کرنا... وغیرہ

دیکھیں : فتح الباری (400/9).

علماء کرام کا اجماع ہے کہ اگر کوئی
شرعی ضرورت ہو تو خلع حاصل کرنا جائز ہے، اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (1859).

آپ تو حق ہے آپ بیوی کے ساتھ خلع کر
لیں، اور آپ اس میں شرط رکھیں کہ اس کے مقابلہ میں وہ سارا مہر چھوڑے تو پھر خلع دیا جا سکتا ہے.

اس طرح کی حالت میں ہماری رائے تو
یہی ہے کہ آپ کچھ صلح پسند افراد کو درمیان میں ڈالیں جو اس کے گھر والوں کے پسندیدہ ہوں کہ وہ عدالت جائے بغیر اس معاملہ کو ختم کرائیں یا پھر حقوق سے دستبر دار ہونے اور ظلم ختم کرانے کی کوشش کرائیں.

لیکن اگر آپ کے ملک میں قانون ایسا
ہے کہ ترک نماز کی بنا پر فسخ نکاح نہیں کیا جاتا، یا پھر خلع کی حالت میں مہر واپس لینا ممکن نہ ہو، اور اصلاح پسند افراد کا حصول بھی مشکل ہو جو آپ کے اس معاملہ کو حل کرائیں تو اس کے باوجود ہم آپ کو یہی مشورہ دیتے ہیں کہ آپ اس عورت سے علیحدہ ہو جائیں.

کیونکہ آج کی علیحدگی کل علیحدہ ہونے
سے بہتر ہے، جو عورت ابھی آپ کی بات نہیں مانتی اور سر کشی اختیار کیے ہوئے ہے اس عورت سے آپ کونسی سعادت کی امید رکھتے ہیں، اور پھر وہ مستقبل میں بھی اپنی اسی سر کشی کا اعلان کر رہی ہے راحت و سکون اور سعادت و خوشبختی و اطمنان چھننے سے مالی خسارہ کا موازنہ نہیں کیا جاتا، امید ہے اللہ تعالی آپ کو اس کا نعم البدل عطا کرے، اور نیک و صالح بیوی عطا فرما دے.

انسان کو چاہیے کہ وہ اچھی چیز
اختیار کرے، اور ہر چیز سے قبل دین کو دیکھے کہ وہ عورت دین والی ہے یا نہیں، جو عورت نماز ہی ادا نہیں کرتی یا پھر اختلاط والی جگہ ملازمت کرتی ہے اس کے ساتھ حرام کام ترک کرنے اور نماز پابندی سے ادا کرنے سے قبل نکاح نہیں کرنا چاہیے.

یہی نہیں بلکہ ایسی لڑکی تلاش کرنی
چاہیے جو نیک و صالح اور راہ مستقیم پر چلنے والی ہو، اور خیر و بھلائی کے کام
سرانجام دینے کی حرص رکھے، اور اس کی گواہی بھی دیتی ہو.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی
حالت کو سدھارے اور آپ کے معاملہ کو آسان کرے.

واللہ اعلم.